سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: سورۃ ابراہیم کے اہم مضامین پر روشنی ڈالیں۔

جواب:

سورۃ ابراہیم کے اہم مضامین

اجمالی خاکہ:

سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ قرآن مجید کی چودھویں (14) سورت ہے اور یہ قرآن مجید کے تیرھویں پارے میں ہے۔ اس میں سات (7) رکوع اور باون (52) آیات ہیں۔ یہ سورت مکّہ مکرّمہ میں نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت کی آیت نمبر پینتیس (35) میں موجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ:

اہل مکہ ہر قسم کے شرک اور بت پرستی کے باوجود اپنی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کرتے اور خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اَفکار واَعمال کو اجاگر کر کے ان کے عقائد کے ضمن میں اسلامی عقائد کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی متعدد دعاؤں اور دعاؤں کی قبولیت کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا تذکرہ ہے۔

مرکزی موضوع

سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ کا مرکزی موضوع شرک کی مذمت اور توحید کا اثبات ہے۔

قرآن مجید کی عظمت:

سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے، جس کا مقصد انسانوں کو کفروشرک کی تاریکیوں سے نکال کر توحید ورسالت کے نور اور روشنی کی طرف لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احکام کی وضاحت:

سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کی طرف نبی مبعوث فرمایا وہ نبی اس قوم کی زبان ہی میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی وضاحت فرماتا تھا۔

سابقہ امتوں کے عروج وزوال کا احوال:

سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ میں سابقہ امتوں کے عروج وزوال کے احوال و واقعات بیان کیے گئے ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اس ضمن میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور نوح علیہ السلام کی اقوام اور قومِ عاد وثمود کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد:

سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ میں بتایا گیا ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السّلام نے توحید اور آخرت پر ایمان لانے توبہ اور توکل کی دعوت دی لیکن ان اقوام نے انبیاء کو اپنے جیسا انسان ہونے کا طعنہ دے کر ان کی دعوت کو ٹھکرادیا اور شہر سے نکال دینے کی دھمکیاں دیں۔

کفار کے لیے وعید:

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں انبیائے کرام علیہم السّلام کی دعوت نہ ماننے پر جہنم کی آگ خصوصاً "مَآءٍ صَدِيْدٍ" یعنی کھولتا ہوا پانی پلانے کی وعید سنائی گئی ہے، جو ان کے حلق سے مشکل سے گزرے گا اور موت کی تکلیف طاری ہونے کے باوجود وہ مر نہ پائیں گے۔

مشرکین کے اعمال کی مثال:

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں مشرکین کے اعمال کے حوالے سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ ہونے اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع نہ کرنے کی وجہ سے ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور ان کی مثال اس راکھ کی طرح ہے جسے تیز آندھی اڑا لے جائے۔ جب جہنم میں لوگوں کو پھینکا جائے گا تو دنیا میں جو کمزور لوگ تھے وہ اپنے طاقت ور لوگوں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمھارے فرماں بردار تھے، تو آج تم اس عذاب سے نجات دینے کے لیے ہماری کچھ مدد کرو، مگر وہ جواب دیں گے کہ آج ہم سب اس عذاب میں شریک ہیں، کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

شیطان کی دشمنی کی حقیقت:

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں شیطان کی دشمنی کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن شیطان اپنے ماننے والوں کو کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے اور میرے سب وعدے جھوٹے تھے۔ میں نے تو تمھیں بہلانے پھسلانے کی دعوت دی اور تم نے فوراً قبول کر لی لہٰذا اب مجھے ملامت نہ کرو۔ خود اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اور نہ میں تمھاری فریاد رَسی کر سکتا ہوں، میں تم سے بری الذمہ ہوں۔

ایمان اور کفر کی مثال:

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں ایمان اور کفر کو دو مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ کلمہ طیبہ یعنی توحید و رسالت کے اقرار کی مثال اچھے درخت سے دی گئی ہے جو ہر وقت پھل دیتا ہے، پھلتا پھولتا ہے اور کلمہ خبیثہ یعنی حق کے انکار کی مثال بے کار جڑی بوٹیوں کی سی ہے۔ یعنی توحید و رسالت کی گواہی کے مبارک درخت کے ارد گرد کلمہ حق کے منکرین کو زائد جڑی بوٹیوں کی طرح اکھاڑ پھینکا جائے گا۔

قول ثابت سے مراد:

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں اہل ایمان کو قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھنے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ قولِ ثابت سے مراد کلمہ طیبہ ہے، جیسے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہو گا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ" کا یہی مطلب ہے۔

(صحیح بخاری:4699)

ایمان باللہ:

ایمان باللہ کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کیے، آسمان سے پانی برسایا، طرح طرح کے پھل پیدا کیے، کشتیوں کو پانی پر چلانے کے لیے مُسَخَّر کیا، سورج اور چاند اور دن اور رات کو مُسَخَّر کیا، ہماری دعاؤں کو سننے والا ہے۔

ظالم:

نعمتوں کی ناقدری کرنے والے انسان کو ظالم یعنی بے انصاف اور کافر یعنی ناشکرا کہا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا:

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس جامع دعا کا تذکرہ ہے جسے ہر مسلمان اپنی تمام نمازوں میں مانگتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں ذکر کی گئی ہے کہ:

ترجمہ: "اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں"

(سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ: 35)

قیامت کا احوال:

سُوْرَۃ ابراہیم کے آخر میں قیامت کے دن مجرموں کی حالت بیان کی گئی ہے۔ جب وہ قیامت کے دن کا ہولناک منظر دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے کرتوتوں پر پچھتا رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے گزارش کر رہے ہوں گے کہ ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے۔ اب ہم اچھے اعمال کریں گے مگر جواب میں انھیں دنیا کی زندگی یاد کروائی جائے گی کہ تم حق کو پہچاننے کے باوجود انکار اور تکبر کیا کرتے تھے۔

دعائیں

امن وسلامتی اور شرک سے بچنے کی دعا:

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَO (سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْم: 35)

ترجمہ: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس بات سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔

اولاد کے لیے پابندی نماز کی دعا:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِO (سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْم: 40)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے رب! اور میری دُعا قبول فرما۔

والدین کی بخشش کی دُعا:

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُO (سُوْرَۃُ اِبرهيم : 41)

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہو گا۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: کفار کے اعمال کو کس مثال سے واضح کیا گیا ہے؟

جواب: **کفار کے اعمال**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں مشرکین کے اعمال کے حوالے سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ ہونے اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع نہ کرنے کی وجہ سے ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور ان کی مثال اس راکھ کی طرح ہے جسے تیز آندھی اڑا لے جائے۔ جب جہنم میں لوگوں کو پھینکا جائے گا تو دنیا میں جو کمزور لوگ تھے وہ اپنے طاقت ور لوگوں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمھارے فرماں بردار تھے، تو آج تم اس عذاب سے نجات دینے کے لیے ہماری کچھ مدد کرو، مگر وہ جواب دیں گے کہ آج ہم سب اس عذاب میں شریک ہیں، کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

سوال 2: قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں کو کیا حقیقت بتائے گا؟

جواب: **شیطان کی حقیقت**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں شیطان کی دشمنی کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن شیطان اپنے ماننے والوں کو کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے اور میرے سب وعدے جھوٹے تھے۔ میں نے تو تمھیں بہلانے پھسلانے کی دعوت دی اور تم نے فوراً قبول کر لی، لہٰذا اب مجھے ملامت نہ کرو۔ خود اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اور نہ میں تمھاری فریادرَسی کر سکتا ہوں، میں تم سے بری الذمہ ہوں۔

سوال 3: سُوْرَۃُ ابرهيم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تین دلائل لکھیں۔

جواب: **اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے، جس کا مقصد انسانوں کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر توحید و رسالت کے نور اور روشنی کی طرف لانا ہے۔

سوال4: سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں موجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں میں سے کسی ایک دعا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: **دعا کا ترجمہ**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس جامع دعا کا تذکرہ ہے جس میں مسلمان اپنی تمام نمازوں میں مانگتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں ذکر کی گئی ہے کہ:

ترجمہ: "اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں"

(سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ: 35)

سوال5: سُوْرَۃُ ابراہیم کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ قرآن مجید کی چودھویں (14) سورت ہے اور یہ قرآن مجید کے تیرھویں پارے میں ہے۔ اس میں سات (7) رکوع اور باون (52) آیات ہیں۔ یہ سورت مکّہ مکرّمہ میں نازل ہوئی۔

سوال6: سُوْرَۃُ ابراہیم کا مرکزی موضوع بیان کریں۔

جواب: **مرکزی موضوع**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ کا مرکزی موضوع شرک کی مذمت اور توحید کا اثبات ہے۔

سوال7: سُوْرَۃُ ابراہیم کی وجہ تسمیہ بتائیں۔

جواب: **وجہ تسمیہ**

اس سورت کی آیت نمبر پینتیس (35) میں موجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ ہے۔

سوال8: سُوْرَۃُ ابراہیم میں ظالم کسے کہا گیا ہے؟

جواب: **ظالم**

نعمتوں کی ناشکری کرنے والے انسان کو ظالم یعنی بے انصاف اور کافر یعنی ناشکرا کہا گیا ہے۔

سوال9: سُوْرَۃُ ابراہیم میں کفار کو کیا وعید کی گئی ہے؟

جواب: **کفار کے لیے وعید**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْمَ میں انبیائے کرام علیہم السّلام کی دعوت نہ ماننے پر جہنم کی آگ خصوصاً "مَآءٍ صَدِيْدٍ" یعنی کھولتا ہوا پانی پلانے کی وعید سنائی گئی ہے، جو ان کے حلق سے مشکل سے گزرے گا اور موت کی تکلیف طاری ہونے کے باوجود وہ مر نہ پائیں گے۔

سوال10: قول ثابت سے کیا مراد ہے؟

جواب: **قول ثابت**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِیْمَ میں اہلِ ایمان کو قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھنے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ قولِ ثابت سے مراد کلمہ طیبہ ہے، جیسے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہو گا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ" کا یہی مطلب ہے۔ (صحیح بخاری: 4699)

سوال 11: سُوْرَۃُ ابراہیم میں ایمان اور کفر کے لیے کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

جواب: **ایمان اور کفر کی مثال**

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِیْمَ میں ایمان اور کفر کو دو مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ کلمہ طیبہ یعنی توحید و رسالت کے اقرار کی مثال اچھے درخت سے دی گئی ہے جو ہر وقت پھل دیتا ہے، پھلتا پھولتا ہے اور کلمہ خبیثہ یعنی حق کے انکار کی مثال بے کار جڑی بوٹیوں کی سی ہے۔ یعنی توحید و رسالت کی گواہی کے مبارک درخت کے ارد گرد کلمۂ حق کے منکرین کو زائد جڑی بوٹیوں کی طرح اکھاڑ پھینکا جائے گا۔

سوال 12: سُوْرَۃُ ابراہیم میں مجرمین کی کیا حالت بیان کی گئی ہے؟

جواب: **مجرمین کی حالت**

سُوْرَۃُ ابراہیم کے آخر میں قیامت کے دن مجرمین کی حالت بیان کی گئی ہے۔ جب وہ قیامت کے دن کا ہولناک منظر دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے کرتوتوں پر پچھتا رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے گزارش کر رہے ہوں گے کہ ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے۔ اب ہم اچھے اعمال کریں گے مگر جواب میں انھیں دنیا کی زندگی یاد کروائی جائے گی کہ تم حق کو پہچاننے کے باوجود انکار اور تکبر کیا کرتے تھے۔

سوال 13: اولاد کی پابندی نماز کے لیے کیا دُعا سکھائی گئی ہے؟

جواب: **اولاد کی پابندی نماز کے لیے دُعا**

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِO (سُوْرَۃُ اِبْرٰهِیْم: 40)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے رب! اور میری دُعا قبول فرما۔

سوال 14: سُوْرَۃُ ابراہیم میں امن و سلامتی اور شرک سے بچنے کے لیے کیا دُعا سکھائی گئی ہے؟

جواب: **امن و سلامتی اور شرک سے بچنے کی دعا**

رَبِّ اجْعَلْ ہٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَO (سُوْرَۃُ اِبْرٰهِیْم: 35)

ترجمہ: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس بات سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔

سوال 15: والدین کی بخشش کے لیے کیا دُعا کرنی چاہیے؟

جواب: **والدین کی بخشش کی دعا**

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُO (سُوْرَۃُ ابراہیم: 41)

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہو گا۔

سوال 16: رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **ترجمہ**

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی

سوال 17: یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ کا ترجمہ لکھیں۔

www.ilmkidunya.com

جواب:

ترجمہ

جس دن حساب قائم ہو گا۔

سوال18: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ **کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

ترجمہ

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی

سوال19: رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ **کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

ترجمہ

اے ہمارے رب! اور میری دُعا قبول فرما۔

سوال20: رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا **کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

ترجمہ

اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دیجیے

سوال21: وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ **کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

ترجمہ

اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے

سوال22: اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ **کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

ترجمہ

اس بات سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔

کثیر الانتخابی سوالات

i. **سُوْرَةُ ابرٰھیم میں انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت ٹھکرانے پر کون سا پانی پلانے کی وعید سنائی گئی ہے؟**

(A) مَاءٍ صَدِيْدٍ　(B) مَاءٍ حَمِيْمٍ　(C) مَاءٍ جَحِيْمٍ　(D) مَاءٍ بارِدٍ

ii. **اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرنے والے شخص کو کہا گیا ہے:**

(A) بے انصاف اور ناشکرا　(B) جاہل اور بے وقوف　(C) سست اور ان پڑھ　(D) ضدی اور بہٹ دھرم

iii. **دعوت حق نہ ماننے والوں کو آخرت میں لباس پہنایا جائے گا:**

(A) پتوں کا　(B) تانبے کا　(C) لوہے کا　(D) آگ کا

iv. **کفار کے اعمال قیامت کے دن ہوں گے:**

(A) راکھ کی طرح　(B) بارش کی طرح　(C) برف کی طرح　(D) مٹی کی طرح

v. **وہ خصوصی احکام جو سورۃ ابراہیم میں مذکور ہیں:**

(A) نماز پڑھنا اور خرچ کرنا　(B) روزہ اور اعتکاف　(C) حج اور عمرہ　(D) تہجد اور تراویح

vi. سورۃ ابراہیم ترتیب کے اعتبار سے قرآن مجید کی سورت ہے

(A) چودھویں (B) پندرہویں (C) سولھویں (D) سترہویں

vii. سورۃ ابراہیم قرآن مجید کے پارے میں ہے

(A) بارہویں (B) تیرہویں (C) چودھویں (D) پندرہویں

viii. سورۃ ابراہیم کے کل رکوع ہیں:

(A) پانچ (B) چھ (C) سات (D) آٹھ

ix. سورۃ ابراہیم کی کل آیات ہیں:

(A) 45 (B) 48 (C) 50 (D) 52

x. سورۃ ابراہیم سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

xi. اہلِ مکہ بت پرستی کے باوجود اپنی نسبت کس نبی سے ملاتے تھے؟

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام (C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (D) حضرت اسماعیل علیہ السلام

xii. سورۃ ابراہیم کا مرکزی موضوع ہے:

(A) توحید کا اثبات (B) رسالت پر یقین (C) قیامت کا احوال (D) سابقہ اقوام کا ذکر

xiii. سورۃ ابراہیم کے آغاز میں عظمت بیان کی گئی ہے:

(A) صحابہ کرام کی (B) انبیاء کرام کی (C) قرآن مجید کی (D) فرشتوں کی

xiv. کفار کے اعمال ضائع ہو جائیں گے:

(A) تکبر کی وجہ سے (B) لالچ کی وجہ سے

(C) غصے کی وجہ سے

(D) نبی کی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع نہ کرنے سے

xv. سورۃ ابراہیم میں کس کی دشمنی کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے؟

(A) بتوں کی (B) آباؤاجداد کی (C) شیطان کی (D) سرداران کی

xvi. قولِ ثابت سے مراد ہے:

(A) کلمہ شہادت (B) کلمہ طیبہ (C) کلمہ توحید (D) کلمہ تمجید

xvii. کلمہ خبیثہ کی مثال ہے:

(A) راکھ (B) پتوں (C) بیکار جڑی بوٹیوں (D) پھل پھولوں کی

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8	9
A	A	D	A	A	A	B	C	D

	17	16	15	14	13	12	11	10
	C	B	C	D	C	A	B	A

مشقی سوالات

1۔ **درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔**

i. **سُوْرَۃُ ابرھیم میں انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت ٹھکرانے پر کون سا پانی پلانے کی وعید سنائی گئی ہے؟**

(A) مَاءٍ صَدِیْدٍ (B) مَاءٍ حَمِیْمٍ (C) مَاءٍ جَحِیْمٍ (D) مَاءٍ بَارِدٍ

ii. **اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرنے والے شخص کو کہا گیا ہے:**

(A) بے انصاف اور ناشکرا (B) جاہل اور بے وقوف (C) ست اور ان پڑھ (D) ضدی اور بہٹ دھرم

iii. **دعوت حق نہ ماننے والوں کو آخرت میں لباس پہنایا جائے گا:**

(A) پتوں کا (B) تانبے کا (C) لوہے کا (D) آگ کا

iv. **کفار کے اعمال قیامت کے دن ہوں گے:**

(A) راکھ کی طرح (B) بارش کی طرح (C) برف کی طرح (D) مٹی کی طرح

v. **وہ خصوصی احکام جو سورۃ ابراہیم میں مذکور ہیں:**

(A) نماز پڑھنا اور خرچ کرنا (B) روزہ اور اعتکاف (C) حج اور عمرہ (D) تہجد اور تراویح

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	D	A	A

2۔ **مختصر جواب دیجیے۔**

i. **کفار کے اعمال کو کس مثال سے واضح کیا گیا ہے؟**

جواب: **کفار کے اعمال**

سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم میں منکرین کے اعمال کے حوالے سے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ ہونے اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اتباع نہ کرنے کی وجہ سے ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور ان کی مثال اس راکھ کی طرح ہے جسے تیز آندھی اڑا لے جائے۔ جب جہنم میں لوگوں کو پھینکا جائے گا تو دنیا میں جو کمزور لوگ تھے وہ اپنے طاقت ور لوگوں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمھارے فرماں بردار تھے، تو آج تم اس عذاب سے نجات دینے کے لیے ہماری کچھ مدد کرو، مگر وہ جواب دیں گے کہ آج ہم سب اس عذاب میں شریک ہیں، کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

ii. **قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں کو کیا حقیقت بتائے گا؟**

جواب: **شیطان کی حقیقت**

سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ میں شیطان کی دشمنی کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن شیطان اپنے ماننے والوں کو کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے اور میرے سب وعدے جھوٹے تھے۔ میں نے تو تمھیں بہلانے پھسلانے کی دعوت دی اور تم نے فوراً قبول کر لی لہٰذا اب مجھے ملامت نہ کرو۔ خود اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اور نہ میں تمھاری فریاد رسی کر سکتا ہوں، میں تم سے بری الذمہ ہوں۔

iii. سُوْرَۃُ ابرھیم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تین دلائل لکھیں۔

جواب: **اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل**

سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے، جس کا مقصد انسانوں کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر توحید و رسالت کے نور اور روشنی کی طرف لانا ہے۔

iv. سُوْرَۃُ ابرھیم میں موجود حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دعاؤں میں سے کسی ایک دُعا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: **دُعا کا ترجمہ**

سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس جامع دعا کا تذکرہ ہے جسے ہر مسلمان اپنی تمام نمازوں میں مانگتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ میں ذکر کی گئی ہے کہ:

ترجمہ: "اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں"

(سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ: 35)

v. سُوْرَۃُ ابراھیم کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ قرآن مجید کی چودھویں (14) سورت ہے اور یہ قرآن مجید کے تیرھویں پارے میں ہے۔ اس میں سات (7) رکوع اور باون (52) آیات ہیں۔ یہ سورت مکّہ مکرّمہ میں نازل ہوئی۔

3۔ **تفصیلی جواب دیجیے:**

سُوْرَۃُ ابراہیم کے اہم مضامین پر روشنی ڈالیں۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: سُوْرَۃُ ابرھیم کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات سے دوستوں کو آگاہ کریں۔

جواب: **سورۃ ابراہیم کے اہم نکات**

سُوْرَۃُ ابرھیم کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- سُوْرَۃُ ابرھیم میں قرآن مجید کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے۔
- قرآن مجید نازل کرنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔
- سابقہ امتوں کے عروج و زوال کے احوال و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔
- انبیاء جھٹلانے کا انجام بتایا گیا ہے۔
- شیطان کی دشمنی کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔

- ایمان اور کفر کو مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔
- قول ثابت (کلمہ طیبہ) کی وضاحت کی گئی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ ہے۔
- قیامت کا ہولناک منظر بیان کیا گیا ہے۔

سوال2: سُوْرَۃُ ابرٰھیم میں مذکور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا یاد کریں اور چارٹ پر لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب:

<u>حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا</u>

- رَبِّ اجْعَلْ ہٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَO (سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ: 35)

ترجمہ: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنادیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس بات سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔

- رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِO (سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ: 40)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنادیجیے اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے رب! اور میری دُعا قبول فرما۔

- رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہْوِیْۤ اِلَیْہِمْ وَارْزُقْہُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمْ یَشْکُرُوْنَO (سُوْرَۃُ اِبْرٰہِیْمَ: 37)

ترجمہ: اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی کچھ ولاد کو ایک ایسی وادی میں بسایا ہے جو بنجر تھی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے ربّ! تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل فرمادے اور اُنھیں پھلوں میں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

برائے اساتذہ کرام

سوال3: طلبہ کو سورہ ابراہیم میں مذکور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ تفصیلاً سنائیں اور انہیں یہ ضرور بتائیں کہ حضرت ابرہایم علیہ السلام اپنا گھر بار چھوڑ کر بے آباد علاقے کی طرف کیوں گئے؟

جواب:

<u>حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ</u>

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جدِ انبیاء اور خلیل اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد بت پرست تھے۔ ایک دن تمام بستی والے کسی میلے میں گئے ہوئے تھے۔ آپ علیہ السلام نے تمام بتوں کو توڑ دیا اور کلہاڑا بڑے بت کے ہاتھ میں دے دیا۔ بستی والے واپس آئے تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ تمہاری حرکت ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے بتوں سے پوچھ لو۔ بستی والوں نے آپ علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کی سزا تجویز کی۔ آپ علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو وہ آگ گلزار بن گئی۔ پھر بستی والوں نے آپ کو شہر سے باہر نکال دیا۔ آپ اپنے والدین کا شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام آپ کے فرزند ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے ربّ! اس شہر کو امن والا بنادیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھیے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کو پُوجا کریں۔ اے میرے ربّ! بے شک انھوں (یعنی بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے لہٰذا جس نے میری پیروی کی تو بے شک وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک تو بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اے ہمارے ربّ! بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک ایسی وادی میں بسایا ہے جو بنجر تھی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے ربّ! تاکہ ہو نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی

www.ilmkidunya.com

طرف مائل فرمادے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا فرماتا کہ وہ شکر ادا کریں۔ اے ہمارے ربّ! بے شک تو جانتا ہے جو (کچھ) ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔

سوال4: طلباء کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور دُعا کی فضیلت و اہمیت سے آگاہ کریں۔

جواب: **دعا کی فضیلت و اہمیت:**

انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کوئی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ اس حال میں انسان کا اپنی غلطیوں، نافرمانیوں اور گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا بہترین دعا قرار دیا گیا ہے۔

توبہ کا مفہوم:

اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا توبہ کہلاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ

ترجمہ: "(گناہوں پر) ندامت و پشیمانی توبہ ہے" (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ کو الٰہ ماننے کا تقاضا:

اللہ تعالیٰ کو الٰہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔

پسندیدہ بندہ:

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دل و جان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور استغفر اللہ کا اظہار اور ورد کرتا رہے۔

استغفار کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس سے ہمیشہ اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرو۔ ارشاد فرمایا:

وَاسْتَغْفِرُوااللّٰهَ

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو" (البقرہ:۱۹۹)

تعجیل فی التوبۃ:

اگر انسان سے کوئی خطا اور نافرمانی ہو جائے تو فوراً اسے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ترجمہ: "اور اپنے رب سے مغفرت کی طرف تیزی کرو" (آل عمران:۱۳۳)

مستغفر کے لیے خوشخبری:

جو شخص استغفار کرتا ہے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے خوش خبری سنائی ہے۔

طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِىْ صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

ترجمہ: "خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار کو پایا" (ابن ماجہ)

پس ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود مانتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل کریں اور سب سے زیادہ محبت کریں اور اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے اس سے ہمہ وقت معافی طلب کرتے رہیں۔

www.ilmkidunya.com

یہ سوالات کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ
کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(5×1=5)**

(i) **سورۃ ابراہیم قرآن مجید کے بارے میں ہے:**

(A) بارہویں (B) تیرہویں (C) چودھویں (D) پندرہویں

(ii) **سورۃ ابراہیم کے کل رکوع ہیں:**

(A) پانچ (B) چھ (C) سات (D) آٹھ

(iii) **سورۃ ابراہیم کی کل آیات ہیں:**

(A) 45 (B) 48 (C) 50 (D) 52

(iv) **سورۃ ابراہیم سورت ہے:**

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

(v) **اہل مکہ بت پرستی کے باوجود اپنی نسبت کس نبی سے ملاتے تھے؟**

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام (C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (D) حضرت اسماعیل علیہ السلام

سوال 2: **درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔** **(5×2=10)**

(i) قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں کو کیا حقیقت بتائے گا؟

(ii) سُوْرَۃُ ابراھیم کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(iii) سُوْرَۃُ ابراھیم کی وجہ تسمیہ بتائیں۔

(iv) قول ثابت سے کیا مراد ہے؟

(v) سُوْرَۃُ ابراھیم میں مجرمین کی کیا حالت بیان کی گئی ہے؟

سوال 3: **دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔** **(2.5×2=5)**

(الف) رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِO

(ب) رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُO

سوال 4: **تفصیلی جواب لکھیں۔** **(5×1=5)**

سورۃ ابراہیم کے اہم مضامین پر روشنی ڈالیں۔